ماہنامہ

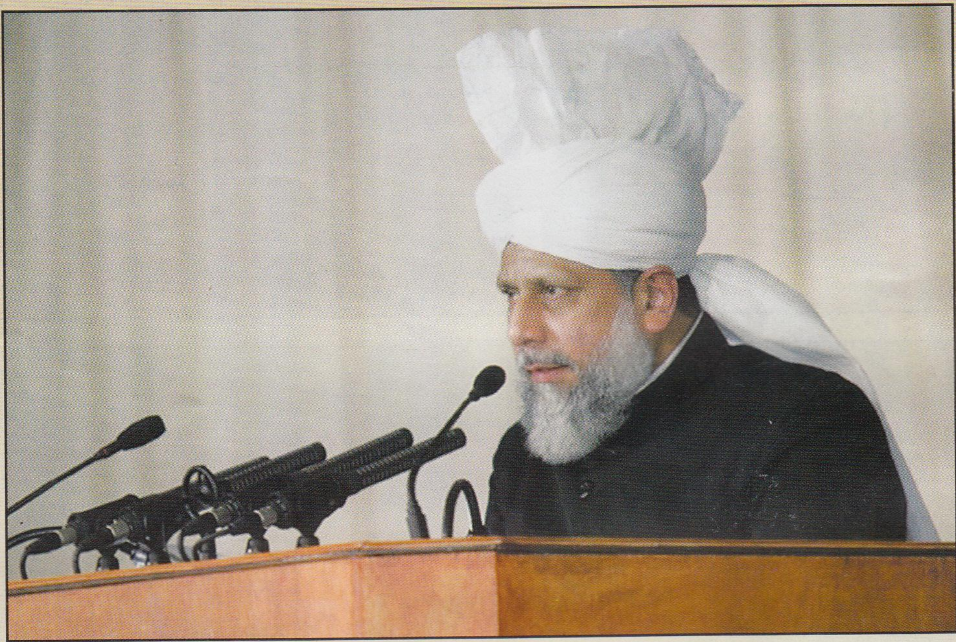
انصار اللہ

ستمبر 2005ء

ایڈیٹر

سید مبشر احمد ایاز

جلسہ سالانہ برطانیہ 2005ء





خود بروں آ، از پئے اِبراء مَن اے تو کہف و ملجا و ماوائے مَن

تو آپ میری بریت کے لئے باہر نکل تو ہی میرا حصار اور جائے پناہ اور ٹھکانا ہے

(حقیقۃ المہدی روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۴)

یہ وہ دعا ہے جو بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے خدا کے حضور کی، اس وقت جب تمام مخالفین جو ایک طرف تو اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ اس جماعت کو، اس سلسلہ کو ختم کرنے کی تگ و دو میں جُتے ہوئے تھے، جان توڑ کوشش میں اور یہ دعوے کرر ہے تھے کہ ہم اس آواز کو قادیان سے باہر نہیں نکلنے دیں گے اور دوسری طرف تمام علماء اور سجادہ نشین اور صوفیاء لوگوں کے کانوں تک یہ خبریں پہنچا رہے تھے کہ یہ جو امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے، یہ جو مثیل مسیح ہونے کا دعویدار ہے، یہ مرزا غلام احمد قادیانی جو کہتا ہے کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے، یہ غلط کہتا ہے، اس کو خدا نے ہرگز ہرگز نہیں بھیجا.........آج سے ایک سو سولہ سال قبل یہ آوازیں تھیں جو دونوں اطراف سے اٹھ رہی تھیں.......بالآخر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس خدا کی بارگاہ میں یہ دعا کی جو مالک ہے سب کا، جو خالق ہے ارض وسما کا، جو قادر ہے اپنی تمام تر طاقتوں اور قوتوں کے اظہار کے ساتھ، دعا یہ تھی جو مندرجہ بالا سطور میں کی گئی تھی۔ بہت ہی آسان راہ تھی، بہت ہی سادہ سی دعا........گویا اب معاملہ خدا کی عدالت میں پہنچ گیا، اب فیصلہ بھی وہاں سے ہونا تھا۔ اور وہ فیصلہ ہوا بھی۔ ایک تو اس رنگ میں کہ خدا نے آسمان سے پکار پکار کر کہا کہ میں اس کے ساتھ ہوں، یہ میرا فرستادہ ہے، آسمان نے گواہی دی، زمین نے گواہی دی، فرشتوں نے اس کی تائید کی اور سعادت مند لوگوں نے اس آواز کو سن کر قبول کیا............

اس فیصلے کا ایک دوسرا رنگ تھا آج جب برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع تھا تو میں اسی دعا کے بارے سوچ رہا تھا، پہلے ہی روز جب اس فرستادے کا پانچواں جانشین لوائے احمدیت لہرا رہا تھا تو اس کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے، یہ ان ممالک کے جھنڈے تھے جہاں اب تک احمدیت کی نہ صرف آواز ہی پہنچ چکی تھی بلکہ احمدیت قائم ہو چکی تھی۔ دل میں آیا کہ ذرا دیکھیں تو آج یہ آواز کہاں کہاں تک پہنچی، آنکھیں اوپر اٹھیں تو ہندوستان کا جھنڈا نظر آیا جہاں سے یہ آواز اٹھی تھی، جہاں سے اس آواز کا سفر شروع ہوا تھا، پھر پاکستان کا، ہمارے پیارے وطن کا سبز ہلالی پرچم نظر آیا پھر برطانیہ کا جھنڈا، جھنڈوں کی تو قطاریں تھیں براعظم امریکہ، براعظم افریقہ، براعظم آسٹریلیا، براعظم یورپ اور براعظم ایشیا کے یہ ایک سو اکیاسی 181 جھنڈے تھے، اور وہ آواز جس

کوقادیان سے بھی باہر نہیں نکلنے دیئے جانے کے دعاوی تھے وہ آواز تو ساری دنیا کے ملکوں میں اور شہروں میں اور گھر گھر ہوا کے دوش پر محوِ سفر تھی ، m t a کا چینل اس معلوم دنیا کی ساری فضاؤں میں اس آواز کو پھیلا رہا تھا اور دنیا کے کناروں تک پہنچا رہا تھا، ابھی اسی سوچوں میں ہی ایک دن گزرا تھا کہ دوسرے دن کی امام جماعت کی تقریر نے تو ورطہ حیرت میں ڈال دیا، خدا کا یہ عاجز بندہ جب اس کے فضلوں کا منادی بن کر آیا تو حیران کر گیا، آنکھوں میں آنسو آگئے، تب پتہ چلا کہ خوشی میں بھی آنسو آیا کرتے ہیں ،ان آنسوؤں کی جھلملاہٹ میں اس منادی کو دیکھا اور سنا، چاند کے اس ہالے کو دیکھا وہ کبھی تو یہ بتا رہا تھا کہ دنیا کے اتنے ممالک میں اب احمدیت کا پودا لگ چکا ہے، کبھی وہ یہ بتا رہا تھا کہ اتنی تعداد میں جماعتیں مزید بڑھ چکی ہیں اور کبھی وہ یہ منادی کر رہا تھا کہ اب اتنے ہزار کی تعداد میں بیوت الذکر، خدا کی عبادت کے لئے گھر مزید بن چکے ہیں یا ان کے اماموں سمیت وہ گھر ہیں ہمیں مل چکے ہیں اور کبھی اس کی یہ آواز سنائی دی جا رہی تھی کہ اتنے لاکھ مزید نیک اور سعید روحوں نے اس مہدی کو، اس مسیح کو قبول کر کے احمدیت کو قبول کر لیا ہے، خدا کی مخلوق سے پیار کرنے والی اس جماعت کا محبوب کبھی یہ بتا رہا تھا کہ اتنی تعداد میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہو کر اتنے لاکھ دکھی بیماروں کا مفت علاج کر چکی ہیں اور بنی نوع انسان کی بلاتمیز مذہب وملت اور رنگ ونسل خدمت میں مسلسل مصروف ہیں خدا کے فضلوں کی بارش تھی کہ جس کا قطرہ قطرہ وہ گننے کی کوشش میں مصروف تھا کہ دوسری طرف موسلا دھار بارش کے اچانک آغاز نے توجہ دلائی کہ تم میری نعمت کو گن سکتے ہو تو بارش کے ان قطروں کو گنو، شمار کر سکتے ہو تو اس موسلا دھار بارش کے قطروں کو شمار کرو......... اور یاد رکھو کہ **میرے فضلوں کی بارش جو آج تم پر ہے ،جو گزشتہ ایک سو سال سے تم لوگوں پر ہو رہی ہے وہ کبھی کم ہوئی ہے نہ ہوگی بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔**

جلسہ کا تیسرا دن شروع ہو گیا مختلف قومیت کے مختلف رنگوں کے، کیا گورے اور کیا کالے، کیا سرخ اور کیا سفید تمام کے تمام ایک ہاتھ پر، ''آج مسرور کے ہاتھ پر.........'' قبولیت اور اطاعت کا عہد کر رہے تھے..... پتہ چلا کہ گزشتہ دس سال میں ایک کروڑ سے کہیں زیادہ نئے لوگ اس سلسلہ کو، اس آواز کو، اس فرستادے کو قبول کر چکے ہیں...........

میں سوچ رہا ہوں کہ خدا کی بارگاہ میں یہ جو ایک دعا کی گئی تھی یہ اسی کا جواب ہے یا.....................

❀--❀--❀

سبیل الرشاد

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ کی متفرق موضوعات پر ہدایات

یوں تو خلیفة المسیح کا ہر ارشاد ہمارے لئے مشعل راہ اور سبیل الرشاد ہوتا ہے تاہم بطور خاص حضور انور کی بعض ہدایات پیش خدمت ہیں:

اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے والے

''اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق پر عمل کرنے والے ہوں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستوں پر چل کر تقویٰ اور خشیت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کے مطابق آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔ اور ہم میں سے ہر ایک دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے والا ہو اور جلسہ کی جو برکات آپ نے حاصل کی ہیں ہمیشہ آپ کی زندگیوں کا حصہ رہیں۔''

(اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 12 ستمبر 2004ء)

قرآن کریم پڑھیں، سمجھیں

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 24 ستمبر 2004ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''بہر حال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہوگا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی

تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔''

(خطبہ جمعہ ۲۴ر ستمبر ۲۰۰۴ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن)

اطاعت اطاعت اور بس اطاعت!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 16ر جولائی 2004ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جو میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ یا جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ تو ایسی مجلسوں میں ایسے مشورے میں نہ بیٹھنے کا حکم ہے۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جب مجلسیں لگا کر اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتے ہیں تو پھر امیر کا بھی اور نظام کا بھی تمسخر اڑا رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی، یہ جہاں بھی ہوں، خدا کا خوف کرنا چاہئے۔

''پھر بعض مجالس غیروں کی ہیں آجکل کے معاشرے میں تو انسان بہت زیادہ گھل مل گیا ہے تو یہاں بھی جب دین کے خلاف بات سنو تو اٹھ جاؤ۔ جہاں دین کی غیرت دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ضرور دکھانی چاہئے۔ لڑنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسی مجلس سے اٹھ جایا جائے، بیزاری کا اظہار کیا جائے تا کہ ان کو بھی پتہ لگے کہ اس مجلس میں آپ ہیں کہ آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۱۶ر جولائی ۲۰۰۴ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن)

تربیت اولاد

آپ نے برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ یو کے، مؤرخہ 26 ستمبر 2004ء ارشاد فرمایا:

''اگر بچوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ ہمارا باپ یا ہمارا دادا یا ہمارا نانا دین کے بڑے خدمت گاروں میں شمار ہوتا ہے لیکن گھر کے اندر وہ اعلیٰ اخلاق جو ایک دیندار کے اندر ہونے چاہیں ان کا اظہار نہیں کرتا، اللہ تعالےٰ کی عبادت کے جو نظارے ان بزرگوں میں نظر آنے چاہئیں وہ نظر نہیں آتے، تلاوتِ قرآن کریم کی طرف توجہ جس طرح ہونی چاہئے وہ توجہ نہیں ہوتی۔ پھر بچے یہ بھی سوچتے ہیں کہ ہماری ماں کے ساتھ جو حسنِ سلوک اس گھر میں

ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا تو باہر جا کر جس دین کی خدمت کا ایسا شخص نعرہ لگاتا ہے بچے کے ذہن میں یہی رہے گا کہ وہ سب ڈھکوسلا ہے۔ تو پھر جیسا کہ میں نے کہا ایسے بچے دین سے بھی دُور ہو جاتے ہیں۔ اور معاشرے میں اس ماحول میں شیطان تو پہلے ہی اس تاک میں بیٹھا ہوا ہے کہ کب کوئی ایسی ذہنی کیفیت والا نظر آئے اور کب میں اس کو اپنے جال میں پھنساؤں۔ پھر ایسے بگڑتے ہوئے بچے جب شیطان اپنے جالوں میں ان کو پھنسا لیتا ہے تو بعض اوقات خدا کی ذات کے بھی انکاری ہو جاتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پہ بھی یقین نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے خدا کے نام پر اپنے باپوں کو اپنے بزرگوں کو دوہرے معیار قائم کرتے دیکھا ہوتا ہے، دوعملی کرتے ہوئے دیکھا ہوتا ہے۔ جب ان کے بچوں کے ذہن میں شیطان یہ بات ڈال دے کہ اگر خدا ہوتا تو تمہارا باپ جو یہ دوعملیاں کر رہا ہے اس کو پکڑ نہ لیتا۔ تو دیکھیں اس کے بڑے بھیانک نتائج سامنے آسکتے ہیں اگر انسان سوچے تو خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہر احمدی کو اور خاص طور پر انصاراللہ کو جو عمر کے اس حصے میں ہیں جہاں اب صحت مزید کمزور ہوتی ہے، قویٰ جو ہیں مزید کمزور ہونے ہیں اور کچھ ایسی عمر کے بھی ہیں، پتہ تو نہ جوان کا ہے نہ بچے کا، لیکن کسی وقت بھی خدا کی طرف سے بلاوا آسکتا ہے۔ تو اگر ہم نے اب بھی اپنے رویّوں کو بدلنے کی کوشش نہ کی، اگر اب بھی ہم نے اپنے گھر کے رَاعِی بننے کا حق ادا نہ کیا، اگر اب بھی ہم نے ان کی نگرانی اور حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی تو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جب حاضر ہوں گے تو خدا تعالیٰ پوچھے گا نہیں کہ تم نے دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ، ہم اللہ کے انصار ہیں۔ کیا اللہ کے انصار ایسے ہوتے ہیں۔ تم اللہ تعالیٰ کے کاموں میں مددگار بننے کی بجائے اپنی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ سے دور ہٹانے والے بن رہے ہو۔ جب تمہارے اپنے گھروں میں تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں بلکہ تمہارے نمونہ کی وجہ سے تمہاری اولادوں میں نمازوں کی عادت نہیں پڑی، تمہاری اولادوں میں قرآن کریم پڑھنے کی عادت نہیں پڑی، تمہاری اولادوں میں دین کی غیرت نہیں ابھری، ایسی غیرت کہ وہ نوجوانی میں بھی اپنی ذاتی اناؤں اور ذاتی خواہشات کو قربان کرنے والے ہوں۔ اگر تمہاری بیوی، تمہاری بہو، تمہارے حسن سلوک اور عبادت گزاری کی گواہی نہیں دیتیں تو صرف مختلف مواقع پر یہ اعلان کر دینا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ۔ اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔۔''

''اللہ کی مدد کیا ہے۔ آجکل یہ کیا طریقہ ہے جس سے ہم اللہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد گولے چلانا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے توپوں اور بندوقوں سے جنگ کرنا ہے؟ نہیں، بلکہ آج انصاراللہ، اللہ کے مددگاروں کا کام ہے کہ وہ اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور حسن سلوک کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں۔ ان کے گھروں سے ان کے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں اٹھتی ہوں، ان کے ماحول سے ان کے ان

اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں اٹھتی ہوں تبھی وہ پورے معاشرے میں اللہ کی مدد سے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں پھیلا سکتے ہیں۔ اللہ کو تو کسی بندے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ایک اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بندوں کو دے رہا ہے کہ تم میری تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اگر اس دنیا میں زندگی گزارو گے اور تم میری تعلیم کو دنیا میں پھیلاؤ گے تو اس طرح تم میرے دین کی مدد کر رہے ہو گے۔''

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ یوکے، مؤرخہ 26 ستمبر 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن)

حقوق العباد

حضور انور نے جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ (5 ستمبر 2004ء) کے موقع پر اختتامی خطاب میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اس معاشرے میں آپس کی رشتہ داریاں اور تعلقات بھی ہیں۔ ماں باپ ہیں رشتہ داریوں میں بھائی ہیں ان کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ ماں باپ کی خدمت کا حکم ہے۔ بہن بھائیوں سے اچھے سلوک کا حکم ہے۔ عزیزوں رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ ہمسایوں سے اچھے سلوک کا حکم ہے۔ بیوی اور اس کے قریبی عزیزوں سے صلہ رحمی کا حکم ہے تا کہ آپس میں پیار محبت بڑھے۔ آپس میں ایک حسین معاشرہ قائم کرنے کی توفیق ملے۔ پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے رسول کے حکم پر عمل کر لیا اس لئے ہم جماعت میں شامل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والوں میں شمار ہونے لگے۔ لیکن عمل ان کے یہ ہیں کہ اپنے عزیزوں سے، رشتہ داروں اور بیویوں کے رشتہ داروں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا تو یہی حکم ہے کہ آپس کے رحمی رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ خاوند بیویوں کے حقوق ادا کریں اور بیویاں خاوندوں کے حقوق ادا کریں اس سے تمہارے گھر بھی قائم رہیں گے اور تمہاری نسلیں بھی بہتر طور پر پروان چڑھیں گی۔ بعض دفعہ معاشرے کا اثر ہو جاتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سنبھالنا چاہئے۔ جو ایک عہد ہے ایک بندھن ہے جس کو جوڑا ہے اس کو ذرا ذرا سی باتوں سے اس کو توڑنا نہیں چاہئے۔ بھائی ہیں دوسرے بہن بھائیوں کے حقوق ادا کریں۔ اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کریں جیسا کہ میں نے کہا ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ دلوں کی آپس کی محبت پیدا کرنے والے ہوں۔ آپس میں ایک ہو کر رہنے والے ہوں تبھی اللہ تعالیٰ کی رسّی کو پکڑنے والے ہوں گے اور تبھی اس رسی کے ذریعہ سے آگ کے گڑھے سے نجات پانے والے ہوں گے، اس سے بچائیں جائیں گے اور ہدایت کے رستوں پر چلنے والے ہوں گے۔''

اپنے بچوں کو سنبھالیں

''جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں ان کی اہتمام سے ادائیگی کرنی چاہئے۔ پھر اپنے

بچوں کی نگرانی کریں آیا وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں یا نہیں۔ اگر ماں باپ نمازیں پڑھ رہے ہوں گے تو بچے خود بخود اس کے عادی ہو جائیں گے۔ بہر حال ماں، کیونکہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، اپنے خاوند کے گھروں کی بھی نگران ہے تو اس لحاظ سے گھر کے مال اور سامان کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے نگرانی کرنے کی، حفاظت کرنے کی، اپنے خاوندوں کی اولاد کی، ان کی نسل کی، اپنی اولاد کی کہ انہیں خدا کا قرب حاصل کرنے والا بنائیں۔ بچوں کی نگرانی کریں۔ گھر میں سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ 10 سال کے بچے ہوں تو پابندی کروائیں کہ وہ نماز پڑھیں۔ جب بچوں کو نمازوں کی عادت ہو جائے گی تو انہیں بہت سی برائیوں سے بچنے کی بھی توفیق ملے گی۔ بڑے ہو کر سکولوں اور کالجوں میں جا کر یونیورسٹیوں میں جا کر، دوستوں میں بیٹھ کر نوجوانی کی عمر میں جو بعض غلط قسم کی باتیں بچے سیکھ جاتے ہیں۔ اگر عبادت کرنے والے ہوں گے، اگر بچوں کے ماں باپ نمازیں پڑھنے والے ہوں گے، تو بچے گندی حرکتیں، باتیں یا فضولیات اور لغویات جو ہیں یہ سیکھ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے ماؤں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی ٹریننگ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں بتا دیا ہے کہ جو عبادت کرنے والے ہیں وہ برائیوں میں نہیں پڑا کرتے جیسا کہ فرمایا کہ (العنکبوت: 46) یعنی یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔''

''ماؤں باپوں کو شکوہ ہوتا ہے، بعض دفعہ آتے ہیں میل ملاقات کے لئے، کہ ہمارے بچے بگڑ رہے ہیں، یہاں کے معاشرے کا ان پر اثر ہو رہا ہے۔ اگر ماں باپ خود بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کر رہے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی مکمل فرمانبرداری کر رہے ہوتے، عبادات کی طرف توجہ ہوتی اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالتے، بچپن سے ہی پیار سے محبت سے سمجھاتے کہ عبادت کرنی چاہئے، نماز پڑھنی چاہئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہدایت اور یہ حکم جو ہے اس پر عمل کرنے کی برکت سے بچے کبھی نہ بگڑتے۔ بلکہ ان لوگوں میں شمار ہوتے جو عمر کے ساتھ ساتھ، عقل پیدا ہونے کے ساتھ، شعور حاصل ہونے کے ساتھ ایمان میں ترقی کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نسلوں کو بچانے کے، اپنے آپ کو بچانے کے طریقے بھی سکھا دیئے ہیں۔ اگر ہم عمل نہ کریں تو پھر یہ تو ہمارا قصور ہے۔ اکثر جب میں نے پوچھا ہے ماں باپ سے تو کافی تعداد میں ماں باپ ایسے ہیں جو نمازوں میں باقاعدہ نہیں ہیں۔ اس لئے ہوش کریں اور ابھی سے اس طرف توجہ دیں۔ اپنے آپ کو بھی سنبھالیں۔''

(4 ستمبر 2004ء کو جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خطاب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کیئے گئے اعتراضات کے جواب

حضور انور 11 فروری 2005 کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آج کل بھی بعض لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے بارے میں

بعض کتابیں لکھی ہیں اور وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ (......) کے بارے میں، (......) کی تعلیم کے بارے میں یا آپ کی ذات کے بارے میں بعض مضامین انٹرنیٹ یا اخبارات میں بھی آتے ہیں، کتب بھی لکھی گئی ہیں۔ ایک خاتون (......) بن کے ان سائیڈ سٹوری (Inside Story) بتانے والی بھی آجکل کینیڈا میں ہیں۔ جب احمدی اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ آؤ بات کرو تو بات نہیں کرتی اور دوسروں سے ویسے اپنے طور پر جو مرضی گند پھیلا رہی ہے۔ تو بہرحال آج کل پھر یہ مہم ہے۔ ہر احمدی کو اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے، اظہار کیا جائے۔ یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی خلاف بات سنی، جلوس نکالا، ایک دفعہ جلسہ کیا، ایک دفعہ غصے کا اظہار کیا اور بیٹھ گئے۔ بلکہ مستقل ایسے الزامات جو آپ کی پاک ذات پر لگائے جاتے ہیں ان کا رڈ کرنے کے لئے، آپ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں۔ ان اعتراضات کو سامنے رکھ کر آپ کی سیرت کے روشن پہلو دکھائے جا سکتے ہیں۔ کوئی بھی اعتراض ایسا نہیں جس کا جواب موجود نہ ہو۔ جن جن ملکوں میں ایسا بیہودہ لٹریچر شائع ہوا ہے یا اخباروں میں ہے یا ویسے آتے ہیں وہاں کی جماعت کا کام ہے کہ اس کو دیکھیں اور براہ راست اگر کسی بات کے جواب دینے کی ضرورت ہے یعنی اس اعتراض کے جواب میں، تو پھر وہ جواب اگر لکھنا ہے تو پہلے مرکز کو دکھائیں۔ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا سیرت کا بیان تو ہر وقت جاری رہنا چاہئے۔ یہاں بھجوائیں تا کہ یہاں بھی اس کا جائزہ لیا جا سکے اور اگر اس کے جواب دینے کی ضرورت ہو تو دیا جائے۔ جماعت کے افراد میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں جس طرح مَیں نے کہا مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں۔ ہر ایک کے بھی علم میں آئے۔ نئے شامل ہونے والوں کو بھی اور نئے بچوں کو بھی۔ تا کہ خاص طور پر نوجوانوں میں، کیونکہ جب کالج کی عمر میں جاتے ہیں تو زیادہ اثر پڑتے ہیں۔ تو جب یہ باتیں سنیں تو نوجوان بھی جواب دے سکیں۔ پھر یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ تا کہ دنیا کو یہ بتا سکیں کہ یہ پاک تبدیلیاں آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ہیں جو چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اسی طرح تازہ ہے۔"　　(فرمودہ 11 رفروری 2005ء بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن، لندن)

انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک لحاظ سے لغو چیز ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پھر انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے یہ بھی آجکل کی بہت بڑی ایک لحاظ سے لغو چیز ہے۔ اس نے بھی کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔ ایک تو یہ رابطے کا بڑا سستا ذریعہ ہے پھر اس کے ذریعہ سے بعض لوگ پھرتے پھراتے رہتے ہیں اور پتہ نہیں کہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ شروع میں شغل کے طور پر سب کام ہو رہا ہوتا ہے پھر بعد میں یہی شغل عادت بن جاتا ہے اور گلے کا ہار بن جاتا ہے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہے۔ اور نشہ بھی

لغویات میں ہے۔ کیونکہ جو اس پر بیٹھتے ہیں بعض دفعہ جب عادت پڑ جاتی ہے تو فضولیات کی تلاش میں گھنٹوں بلاوجہ بے مقصد وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب لغو چیزیں ہیں۔ آجکل بعض ویب سائٹس ہیں جہاں جماعت کے خلاف یا جماعت کے کسی فرد کے خلاف گندے غلیظ پراپیگنڈے یا الزام لگانے کا سلسلہ شروع ہوا ہوا ہے تو لگانے والے تو خیر اپنی دانست میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں، اپنی عقل کے مطابق کہ یہ مغلظات بک کے وہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچا رہے ہیں حالانکہ ان کی ان لغویات پر کسی کی بھی کوئی نظر نہیں ہوتی۔ جماعت کا شاید اعشاریہ ایک فیصد بھی طبقہ اس کو نہ دیکھتا ہو اس کو شاید پتہ بھی نہ ہو تو بہر حال یہ تمام لغویات ہیں اس لئے وہ جوان گندے غلیظ الزاموں کے جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض نوجوانوں میں یہ جوش پیدا ہو جاتا ہے تو اس جوش کی وجہ سے وہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں ان کو بھی اس سے بچنا چاہئے۔ جماعت کی اپنی ایک ویب سائٹ ہے اگر کوئی اعتراض کسی کی نظر میں قابل جواب ہو کسی کی نظر سے گزرے تو وہ اعتراض انہیں بھیج دینا چاہئے۔ انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں پتہ ہے اس کا پتہ کیا ہے اور اگر کسی کے ذہن میں اس اعتراض کا کوئی جواب آیا ہو تو وہ جواب بھی بے شک بھیج دیں۔ لیکن وہاں پر خود کسی کے اعتراض کا جواب نہیں دینا۔ ہوسکتا ہے آپ کو جواب دینا صحیح نہ آتا ہو کیونکہ جہاں آپ بھیجیں گے خود ہی چیک کر لیں گے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اعتراض کا جواب دینا بھی ہے کہ نہیں یا یہ صرف لغویات یا صرف وقت کا ضیاع ہی ہے اس معاملے میں پڑنا۔ کیونکہ اعتراض کرنے والے کی اصلاح تو ہونی نہیں ہوتی کیونکہ اگر ان کا یہ مقصد ہو یہ نیت ہو کہ انہوں نے اپنی اصلاح کرنی ہے یا کوئی فائدہ اٹھانا ہے تو پھر اتنی غلیظ اور گندی زبان استعمال نہیں، شریفانہ زبان استعمال کی جاتی ہے۔ اور بعض اعتراضوں کے جواب کا تو دوسروں کو فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر کسی کے پاس جواب ہو تو جواب بھیج دیں اس جماعتی نظام کے تحت وہ خود ہی نظام اس کو دیکھ لے گا۔ کہ آیا جو آپ نے بھیجا ہے جواب درست ہے۔ یا اس سے بہتر جواب دیا جا سکتا ہے۔ تو بہر حال مقصد یہ ہے کہ جماعت کے کسی بھی فرد کا وقت بلا مقصد ضائع نہیں ہونا چاہئے اس لئے جس حد تک ان لغویات سے بچا جا سکتا ہے بچنا چاہئے اور جو اس ایجاد کا بہتر مقصد ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے......

......علم میں اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں یہ نہیں ہے کہ یا اعتراض والی ویب سائٹس تلاش کرتے رہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھ کے مستقل باتیں کرتے رہیں۔ آجکل چیٹنگ جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 20/ اگست 2004ء۔ مطبوعہ الفضل 3 تا 9/ ستمبر 2004ء)

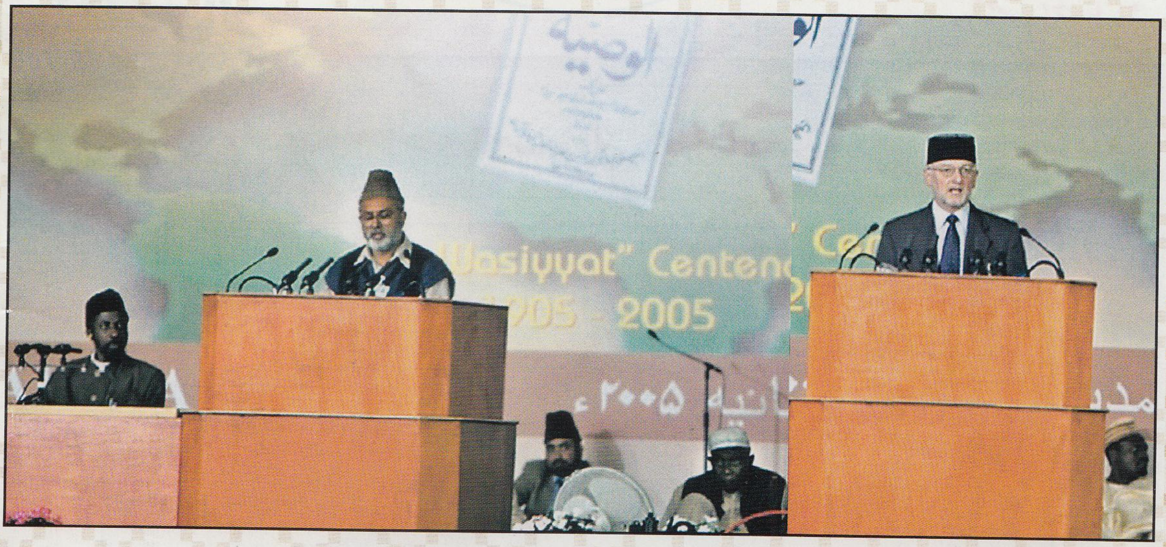
آداب صفائی

حضور انور نے 2 اپریل 2004 کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم عمارات (بیوت الذکر) ہیں (بیوت الذکر) کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ہی (بیت الذکر) کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا تفصیلی خطبہ اس ضمن میں دیا تھا اور توجہ دلائی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس پر عمل ہوا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر توجہ کم ہو گئی۔ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں (بیت الذکر) کے اندر ہال کی صفائی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو۔ تنکوں کی وہاں صفیں بچھی ہوتی ہیں۔ صفیں اٹھا کر صفائی کی جائے، وہاں دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔ پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آ رہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔ غرض جب آدمی (بیت الذکر) کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آ گیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اور جن بیوت الذکر میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہرحال صفائی ہونی چاہئے۔ اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن بیت الذکر میں خوشبو کے لئے بعض لوگ اگر بتیاں جلا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا نقصان بھی ہو جاتا ہے، پاکستان میں ایک بیت الذکر میں اگر بتی کسی نے لگا دی اور آہستہ آہستہ الماری کو آگ لگ گئی نقصان بھی ہوا۔ ایک تو یہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جب موجود ہوں تب ہی لگے۔ دوسرے بعض اگر بتیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ دوسروں کے لئے بجائے آرام کے تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس سے اکثر کو سر درد شروع ہو جاتی ہے۔ تو ایسی چیز لگانی چاہئے یا دھونی دینی چاہئے جو ذرا ہلکی ہو''۔

(خطبہ جمعہ ۲۳/اپریل ۲۰۰۴ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن)

علمائے سلسلہ کی تقاریر اور جلسہ کی صدارت کے فرائض ادا کرنے کی سعادت پانے والے بزرگان سلسلہ





مختلف ممالک کے ممبران پارلیمنٹ اور دانشور: جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے



قسط دوم آخری

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت

''گزشتہ شمارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب وتحریرات کی اہمیت پر کچھ اقتباسات شائع کئے گئے تھے اب اسکی دوسری اور آخری قسط پیش خدمت ہے ان تمام احمدی مردوں اور عورتوں ،نوجوانوں اور بچیوں سے اس درخواست کے ساتھ کہ آنے والے امام مہدی نے جو خزانے تقسیم کرنے تھے یہ وہی خزائن ہیں ،روحانی خزائن ...ان خزانوں سے اپنے آپ کو مالا مال کریں ،اپنے علوم میں اضافہ کرنے کے لئے ،اپنے دین کو سنوارنے کے لئے ،اپنے اخلاق کو نکھارنے کے لئے ،اوراپنی عاقبت کو سُدھارنے کے لئے۔یہ مسیحا صفت تحریرات ہیں جو اپنے اندر مُردوں کو زندہ کرنے کا ایسا اعجازِ عیسوی رکھتی ہیں کہ ان کی تاثیر سے زندگی پانے والا پھر کبھی نہیں مرے گا۔یہ بہت سی جسمانی اور ذہنی بیماریوں کے لئے بھی شفاء کا رنگ رکھتی ہیں اور بہت سی روحانی امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔پس آیئے ان کتب کا مطالعہ کریں اوران کی عظمت کو پہچانیں کہ یہ خدا کے ایک بندے کی تحریر ہے جو حکم الٰہی کے تابع فرشتوں کی تائید سے لکھی گئیں۔[سید مبشر احمد ایاز۔مدیر]

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ حسین تعلیم ہم ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر قرآنی (جو آپ نے تفصیلی اور اصولی طور پر بیان کی) کے بغیر بتا ہی نہیں سکتے۔اس واسطے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ اگر پڑھنا جانتا ہے تو اسے پڑھے اور اگر نہیں جانتا تو سنے۔بعض دفعہ حضورؑ ایک فقرہ لکھتے ہیں اور آپ ساری عمر بھی گزار دیں تو اس فقرے کا مضمون ختم نہیں ہوگا۔ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب کا ایک فقرہ اٹھایا اور پانچ سات خطبات جمعہ اس ایک فقرے پر دے دیئے اتنا مضمون اس کے اندر بھرا ہوا تھا۔''

(بحوالہ مشعل راہ جلد 2 صفحہ 471)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

''پس یہ ہے ایک احمدی کا مقام اور اس کو سمجھنے کے لئے اور اس کو یادرکھنے کے لئے پہلی اور آخری ضروری چیز

یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں۔.....ایک بات میں بتادوں اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپ کو اس میں سے نئے معانی نظر آجائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے۔ آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں۔ قرآن کریم کی یہ تفسیر محمد ﷺ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ پر فدا ہو کر فنافی الرسول کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے سکھائی اور خدا خود آپ کا معلم بن گیا۔ اور عظیم ہے آپ کا کلام اور اس میں اتنا پیار ہے ایک طرف اپنے رب کریم کے ساتھ اور دوسری طرف محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔" (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 443)

اس مطالعہ کے نتیجے میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہوگی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہوگا

"....پس وہ بنیادی نصیحت جو میں اپنے بچوں کو اس وقت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب یا آپ کے ملفوظات کا کوئی حصہ پڑھ لیا کریں۔ ملفوظات سے اگر آپ شروع کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ان میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ عام فہم ہیں اور جن الفاظ میں انہیں اخبارات نے محفوظ کیا ہے وہ بھی آسان اور عام فہم ہیں ان میں مثلاً مختلف سوالات کے جوابات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے گئے یا ان سوالات کا جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھا ہے کہ جو دوست باہر سے آئیں وہ قادیان سے جلد واپس نہ چلے جائیں بلکہ کچھ عرصہ یہاں رہیں، لیکن مجالس میں الٰہی علم کے مطابق انسان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے باتیں کرتا ہوں مثلاً ایک آدمی مجلس میں آتا ہے اور وہ حدیث کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتا تو اللہ تعالیٰ مجھے القاء کرتا ہے اور میں حدیث کی اہمیت بیان کر دیتا ہوں یا بعض ایسے آدمی آپ کی مجلس میں آجاتے جو حدیث کو قرآن کریم پر ترجیح دینے والے ہوتے تو آپ مجلس میں اس موضوع پہ کچھ فرما دیتے۔ غرض بہتوں کو سوال کرنا ہی نہیں پڑتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کر دیا تھا کہ جن عقائد اور کمزوریوں کو دور کرنے کی ضرورت ہوتی یا جن مسائل کو بیان کرنے کی ضرورت ہوتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے متعلق کچھ بیان فرما دیتے۔ غرض ملفوظات کے ایک ایک حصہ میں سینکڑوں مسائل بیان ہوئے ہیں۔

"جس طرح سیمنٹ کی نئی بنی ہوئی دیوار پر آپ ناخنوں سے نشان ڈال دیتے ہیں اس طرح آپ کی نسل پر شیطان خراشیں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا زیادہ

سے زیادہ مطالعہ کیا جائے اور یہ کام آپ کوئی زائد وقت دیئے بغیر کر سکتے ہیں۔صرف نیت کرنے کی ضرورت ہے۔اگر میں مبالغہ نہیں کر رہا تو آپ روزانہ ایک گھنٹے دو گھنٹے کے درمیان وقت ضائع کر دیتے ہیں اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے تو آپ اس وقت کا ایک حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ میں خرچ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا اور ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور آپ اسے ضائع کر رہے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی ناشکری کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں اور جو وقت آپ ضائع کر رہے ہیں اس کا چوتھا حصہ بھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ میں خرچ کریں تو آپ دس بیس صفحات روزانہ پڑھ سکتے ہیں۔اگر آپ پانچ صفحات روزانہ بھی پڑھیں تو ایک ماہ میں آپ 150 اور سال میں 1800 صفات پڑھ لیتے ہیں اور کہنے کو صرف پانچ صفحات روزانہ ہیں۔

''اگر آپ یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں گے کہ ہم روزانہ پانچ صفحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھیں گے بلکہ میں پانچ کی شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اگر آپ تین صفحات روزانہ پڑھنے کا بھی عہد کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ ہی میں آپ کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے آپ کو اس قدر حصہ ملے گا کہ آپ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے ہوں گے۔تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اس کے بعد آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے ایسے بندے بن جائیں گے جو اس کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔آپ دنیا کے راہنما اور قائد بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ حاصل کریں گے لیکن اس قیادت اور راہنمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور برکتوں کا حصول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر قرآن کریم سے باہر نہیں ہو سکتا۔سو میں آپ کو بار بار تاکید کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں تین صفحات روزانہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو اس کی عادت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں آپ کی پڑھائی پر یا اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو آپ کے کام پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ یہ مطالعہ ان پر اچھا اثر ڈالے گا اگر آپ میں کوئی پڑھنے والا ہے تو اس مطالعہ کے نتیجے میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہوگی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہوگا اور پھر وہ دوسرے مضامین کیمسٹری اور انگریزی وغیرہ کو با آسانی سمجھنے لگے گا اور امتحان میں اسے اچھے نمبر ملیں گے اور اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو اس کے کام میں Efficiency پیدا ہو جائے گی پچھلے سال جو طالب علم

انجینئرنگ یونیورسٹی میں فرسٹ آئے ہیں وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں کافی وقت دیتے تھے۔اس کا ان کی پڑھائی پر کوئی برا اثر نہیں پڑا۔ بلکہ وہ یونیورسٹی میں اول آئے ہیں۔کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شَوِی جب تم اپنے اندر کمال پیدا کر لوگے تو دنیا تمہارے عقائد کو تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن وہ آپ کی قدر کرنے لگ جائے گی اور آپ کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوگی۔

''پس آج آپ کو میری نصیحت یہی ہے اور یہ بڑی بنیادی اور اہم نصیحت ہے اور میں اسے بار بار دہرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں اس کے نتیجہ میں آپ شیطان کے بیسیوں حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی عزت ہوگی اور آپ کی زندگی کے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا اور جب وہ وقت آئے گا کہ دنیا پکارے گی ہمیں استاد چاہئیں۔ہمیں سکھانے والے چاہئیں تو آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہوگا کہ وہ استاد بن سکے۔اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کا استاد بننے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کو ان راہوں پر چلائیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کے شامل حال ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی آپ کو ملے۔'' (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 43 تا 46)

بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہیں کرسکیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''احمدیت سمجھ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو اردو میں ہیں۔پڑھنی شروع کردو۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو تو تھوڑے دنوں میں ہی تم ایسے [مربی] بن جاؤ گے کہ بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ ہمارے ابتدائی [مربیان] جنہوں نے ہندوستان اور اس کے باہر [دعوت الی اللہ] کا کام کیا ہے۔یا انہوں نے [دین حق] کی تائید میں کتابیں لکھی ہیں۔انہوں نے عربی زبان کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی تھی۔لیکن پھر بھی انہوں نے بڑا کام کیا۔مولوی محمد علی صاحب کو ہی لے لو۔انہوں نے عربی زبان کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی تھی لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ ان کی کتابوں نے بڑا اثر پیدا کیا۔پھر خواجہ کمال الدین صاحب کو لے لو۔انہوں نے لنڈن میں مشن قائم کیا تھا۔حالانکہ ان لوگوں نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو غور سے پڑھا تھا۔تم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو غور سے پڑھو اور پھر اپنی انگریزی کو ٹھیک کرو۔غیر ممالک میں انگریزی بڑا کام دیتی ہے۔پس تم اپنی انگریزی کو ٹھیک کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو غور سے پڑھو اور جو بات تمہیں متضاد نظر آئے۔یا مشکل معلوم ہو۔وہ علماء سے

پوچھلو۔ پس اتنی بات ہے اس سے تھوڑے ہی دنوں میں تم اتنے زبردست [مربی] بن جاؤ گے کہ دنیا کے بڑے بڑے عالم تمہارا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ اور اس وقت تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ تمہیں امریکہ یا یورپ کے کسی ملک میں بطور [مربی] بھیج دیا جائے۔'' (روزنامہ الفضل 8 فروری 1956ء صفحہ 5)

آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم میں غوطہ خوری کے بعد علوم و معرفت کے بے بہا موتیوں کو نکالا۔ اور ہمارے سامنے پیش کیا۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 23 مئی 1985ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ آپ اردو کی طرف توجہ کریں۔ الہامات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر تحریرات اردو میں ہیں جب تک آپ اردو نہیں سیکھیں گے آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعرفت کتب میں بیان فرمودہ نکات روحانیت سے صحیح معنوں سے آشنا نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ترجمہ میں وہ خوبصورتی اور لطف ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا جو حضور کی اپنی تحریرات پڑھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔'' (خطبہ جمعہ 2 جولائی 1993ء فرمودہ ناروے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''میرے نزدیک جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے۔ اتنا گہرا اثر رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ، اس طرح دل کی گہرائی سے نکل کے دل کی گہرائی تک ڈوبتے ہیں اور ایک ایسے صاحب تجربہ کا کلام ہے جس کی بات میں ادنیٰ بھی جھوٹ یا ریا کی ملونی نہیں ہے۔ ہر بات جو کہتا ہے وہ سچی کہتا ہے اس سے زیادہ دل پر اثر کرنے والی اور کیا بات ہوسکتی ہے۔'' (روزنامہ الفضل مورخہ 23 نومبر 1999ء صفحہ 3 کالم نمبر 1)

انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

حضور انور اپنے ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد quote کرتے ہوئے کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس و تدریس کی عظمت کا یوں ذکر فرماتے ہیں:

''پھر آپ نے عہدیداران کو فرمایا کہ امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے۔ قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔'' (خطبات محمود جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۳۔۲۸۴) تو یہ درس کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بھی تربیت کا حصہ ہے اپنی بھی اور جماعت کی بھی۔''

آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے یہ بات بھی صحبت صادقین کے زمرے میں آتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''پس شیطان سے بچنے کیلئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے اور اس زمانے میں جو صحیح طریقے ہمیں دین کو سمجھنے کے لئے بتائے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی بتائے ہیں۔ اس لئے آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بات بھی صحبت صادقین کے زمرے میں آتی ہے کہ آپؑ کے علم کلام سے فائدہ اٹھایا جائے۔...

''اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کیلئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں۔ پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کیلئے [بیوت] میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ **اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔** جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہر حال پیش ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو بے انتہا لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق مل رہی ہے، کروڑوں میں احمدیت داخل ہو چکی ہے ان کی تربیت کیلئے بھی ضروری ہے کہ ان تک بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پہنچانے کی کوشش کی جائے اور یہ چیز تربیت کے لحاظ سے بڑی فائدہ مند ہوگی۔ تربیت کے شعبوں کیلئے بھی بہت فائدہ مند ہوگی۔ پس دعاؤں کے ساتھ اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور جماعت کو ہر ملک میں جہاں جہاں شعبہ تربیت ہیں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جون ۲۰۰۴ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن)

ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں۔ اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہو گئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر جون ۲۰۰۴ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن)

آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''تو وہ باتیں کتابوں کی صورت میں بھی اکٹھی ہو رہی تھیں پھر ملفوظات کی صورت میں بھی اکٹھی ہو چکی ہیں، اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں۔ اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا۔ کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍جون ۲۰۰۴ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن)

...اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍ستمبر ۲۰۰۴ء، بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن)

حکمت اور دانائی کی باتیں سیکھنے کے لئے.........

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے دعوے کیسے ہیں۔ بہرحال اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ جو ہو چکا وہ ہو گیا، جو گزر گیا وہ گزر گیا لیکن آئندہ کے لئے ہمیں نئے عہد کرنے ہوں گے اور جیسا کہ میں نے کہا حکمت اور دانائی کی باتیں سیکھنے کے لئے قرآن پڑھنے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے جو قرآن و حدیث کی تشریح اور مزید وضاحتیں ہیں، ان کی طرف توجہ دینی ہوگی''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍اکتوبر ۲۰۰۴ء بمقام بیت الرحمٰن۔ گلاسگو، برطانیہ)

تبرکات

اللہ تعالیٰ نے ایک ہتھیار ہمارے ہاتھ میں دیا ہے اور وہ دعا ہے

خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

''....اللہ تعالیٰ نے غلبہ [دین] کا یہ اہم کام ہمارے سپرد کیا ہے لیکن ہم ہر لحاظ سے کمزور ہیں جہاں تک مادی طاقت کا سوال ہے ہمیں مادی طاقت نہیں دی گئی سیاسی اقتدار بھی ہمارے پاس نہیں نہ ہمیں ضروری سامانوں کی فراوانی حاصل ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اہم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایک ہتھیار ہمارے ہاتھ میں دیا ہے اور وہ ہتھیار دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو جن سے وہ پیار کرتا ہے اور جنہیں وہ اپنا قرب بخشتا ہے اور ان کمزوروں کو بھی جن پر اللہ تعالیٰ محبت کی نگاہ رکھے قبولیت دعا کا نشان دیتا ہے بعض دفعہ ایک انسان دعا کرتا ہے اور دوسروں سے بھی دعا کراتا ہے مگر وہ ناکامی کا منہ دیکھتا ہے اور آخر وہ خدا کے ایک بندے کے پاس پہنچتا ہے جس کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اسے قبول فرمالیتا ہے۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نبوت یا خلافت کے مقام پر فائز کرتا ہے وہ ان سے وعدہ کرتا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا اور اپنے وعدے کے مطابق جو وہ سامان اس کی کامیابی اور تمکنت دین کے لئے دیتا ہے ان میں سے ایک قبولیت دعا کا بھی ہوتا ہے.....لیکن باوجود اس کے کہ بعض بندوں کی دعائیں عام طور پر (اگر وہ سنی جانے کے قابل ہوتی) قبول ہو جاتی ہیں۔ یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مقرب بندہ، بندوں کو خدا سے دور نہیں لے جاتا، وہ تو خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں ان پر کھولتا ہے اور ہر دم اس کوشش میں رہتا ہے کہ اس کا ہر بھائی خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق محبت کو قائم کرلے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں بھی سنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ روک بن کے کھڑا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے لوگوں کو بے نیاز نہیں کرتا، وہ ایک بت نہیں بن جاتا، جو یہ کہے کہ خدا تک جانے کی ضرورت نہیں میرے پاس آؤ میں تمہارے لے دعا کروں گا وہ قبول ہو جائے گی اس کے بالکل برعکس وہ ان کے ذہن میں یہ بات پورے زور کے ساتھ ڈالتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے سے پیار کرتا ہے وہ اس سے بولتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے لیکن بندہ خود اس سے دور ہو جاتا ہے اور اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور اس کی طرف نہیں جھکتا۔

تو خدا تعالیٰ کے بندے لوگوں کو کہتے ہیں کہ تم خدا کو پہچانو اس کی معرفت کو حاصل کرو، اس کی صفات کو اپنے اندر منعکس کرو اور اس کا قرب حاصل کر کے اس سے محبت کا تعلق قائم کرو وہ انہیں خدا سے پھیر کر اپنی طرف متوجہ نہیں کرتے

کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خود ہر ایک بندہ کی دعا کو سن سکتا ہے اور اس کی دعا کو قبول کر سکتا ہے۔.........

تو اللہ تعالیٰ کے جو بندے ہوتے ہیں اور جو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہیں اور عاجزانہ راہوں کا سبق دیتے ہیں وہ بت نہیں بنا کرتے، وہ دوسروں کو خدا کا چہرہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو دعا کے متعلق یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ خود دعا کرنے کی ضرورت نہیں، خود ملک بننے کی ضرورت نہیں، خود قرآن کریم کے نور سے منور ہونے کی ضرورت نہیں۔ خلیفہ وقت کو جا کے کہو اور دعا قبول کروا لو، ایسے شخص کے لئے خلیفۂ وقت کی دعا بھی قبول نہیں ہو گی رد کر دی جائے گی۔ کیونکہ یہ راہ تو خدا سے دور لے جانے کی راہ ہے خدا کے قرب کی راہ نہیں۔

لیکن خلیفہ وقت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق یہ مقام ضرور دیا ہے کہ اگر کسی اور کی دعا ردّ ہو جائے اور خدا فضل کرنا چاہے اور پیار کا مظاہرہ کرنا چاہے تو خلیفہ وقت کی دعا قبول ہو جائے گی باوجود اس کے کہ دوسروں کی وہی دعا ردّ ہو چکی ہے اور اگر خلیفہ وقت کی دعا اللہ تعالیٰ کسی مصلحت کی بناء پر رد کر دے اور اپنی منوانا چاہے تو پھر دنیا میں کوئی ایسا شخص آپ کو نہیں ملے گا کہ جو اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ سے اپنی بات منوالے۔...''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۷ء بمقام مری)

نصاب سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر ۲۰۰۵ء)

1- ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر 2	نصف اوّل
2- کتاب ''احادیث الاخلاق''	نصف اوّل
3- کتاب ''خلافتِ راشدہ'' از حضرت مصلح موعود	نصف اوّل

نصاب سہ ماہی چہارم (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۵ء)

1- ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر 2	نصف آخر
2- کتاب ''احادیث الاخلاق''	نصف آخر
3- کتاب ''خلافتِ راشدہ'' از حضرت مصلح موعود	نصف آخر

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: سیّد مبشر احمد ایاز

تبوک 1384 ھش-ستمبر 2005ء

جلد نمبر..63

شمارہ نمبر..9

فون نمبر: 0476-212982 فیکس نمبر: 0476-214631

ای میل: ansarulah60@yahoo.com

نائبین: ریاض محمود باجوہ - محمود احمد اشرف - خواجہ ایاز احمد

اس شمارہ میں

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر
کمپوزنگ اینڈ ڈیزائنگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)
سالانہ..........ایک سو روپیہ
قیمت فی پرچہ......۱۰ روپے

شرفِ قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے متعدد مرتبہ انصاراللہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انصار کے اس فریضہ کی طرف توجہ دلائی ہے جس کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم وتدریس کی ذمہ داری انصار بھائیوں پر ڈالی گئی تھی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک خطبہ جمعہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے جس میں آپ نے اس ذمہ داری کا ذکر فرمایا تھا۔

''قرونِ اولیٰ کے (......) نے دنیوی اور روحانی ترقیات حاصل کی تھیں تو اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے قرآن کریم کو وہ عظمت دی تھی جس کا اسے حق حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے (......) کے لئے ایک کامل کتاب نازل کی تھی اور انہوں نے اس کی قدر کی۔ انہوں نے اسے پڑھا اور ان میں سے بہتوں نے اسے حفظ کیا اور اسے سمجھنے کی کوشش کی اور نہ صرف کوشش کی بلکہ اس کے سمجھنے کے لئے ہر ممکن تدبیر کے علاوہ دعاؤں کا سہارا اور اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے علوم اپنے ربّ سے سیکھے اور اس نیت سے سیکھے کہ اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا تعالیٰ کی یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی ہے کہ وہ اس پر عمل کریں اور انہیں یقین تھا کہ اگر وہ اس پر عمل کریں گے تو اس دنیا میں بھی وہ خدا تعالیٰ کے افضال اور اس کی رحمتیں حاصل کریں گے اور اُخروی زندگی میں بھی وہ ان کے وارث ہوں گے اور جب انہوں نے قرآن کریم کی پاک تعلیم سیکھنے کے بعد اس پر عمل کیا تو قرآن کریم کے طفیل جو بڑی عظمت والی کتاب ہے انہیں اس دنیا میں بھی بڑی عظمت حاصل ہوئی اپنے تو اپنے ہی تھے غیر بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ فی الواقعہ یہ قوم بڑی عظمت والی ہے انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کیا اور اس کے نتیجہ میں قرآن کریم کی رفعتوں کے طفیل اس قوم کو بھی رفعتیں حاصل ہوئیں اور اس قدر رفعتیں انہیں نصیب ہوئیں کہ آسمان کے ستاروں کی رفعتیں بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آنے لگیں اور وہ ان بلندیوں پر پہنچ گئے۔ جن تک دنیوی عقل کو رسائی حاصل نہیں اور انہوں نے وہ کچھ حاصل کر لیا جو انسان اپنی کوشش اپنی جدوجہد اپنی عقل اور اپنی فراست سے حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ (......) کی پہلی تین صدیوں میں ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے کہ قرآن کریم پر عمل کرنے والے دنیوی زندگی کے ہر شعبہ میں قائد سمجھے جاتے تھے وہ اسی کی برکت سے دنیا کے لیڈر بنے وہ اسی کے طفیل دنیا کے استاد

بنے، دنیا کے محبوب بنے، اس لئے کہ قرآن کریم نے ان کی طبائع کو اسی طرح بدل دیا تھا کہ دنیا ان سے پیار اور محبت کرنے پر مجبور ہوگئی۔ لیکن تین صدیوں کے بعد (......) نے یہ سمجھ لیا کہ انہوں نے قرآن کریم سے جو کچھ حاصل کرنا تھا کرلیا ہے۔ جو کچھ قرآن کریم سے انہوں نے پانا تھا پالیا ہے اب انہیں نہ قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے اور نہ اسے سمجھنے کی حاجت ہے وہ خام عقل اور دنیوی فراست جو انہیں محض اس لئے دی گئی تھی کہ وہ اس الٰہی پیغام کو سمجھنے میں مدد اور معاون بنے۔ الٹا قرآن کریم کو چھوڑ کر انہوں نے صرف اس پر انحصار کرلیا۔ تب خدا تعالیٰ نے یہ نظارہ بھی دکھایا کہ وہ قوم جو دنیا پر ہر طرح سے چھا گئی تھی اور اس نے اقوام عالم سے اپنی برتری کا سکہ منوا لیا تھا قعر مذلت میں گر پڑی اور اس نے اس قدر ذلتیں اور رسوائیاں اُٹھائیں کہ الامان والحفیظ۔......"

"اب اللہ تعالیٰ نے پھر محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر ہمیں قرآن کریم سے متعارف کرایا ہے۔ آپؑ نے ہمیں ان تمام خوبیوں کا علم پہنچایا ہے جو قرآن کریم میں پائی جاتی تھیں۔ اور ہمیں ان کی طرف متوجہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جان ہر ...... ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۱۵۶)

کہ قرآن کریم کے حسن، اس کی خوبصورتی اور اس کی دل کو موہ لینے والی تعلیم سے ایک......اپنی زندگی کا نور حاصل کرتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جس طرف بھی ہم جائیں گے جب تک قرآن کریم کی مشعل ہمارے ہاتھ میں نہ ہوگی جب تک اس کا نور ہماری راہنمائی نہ کر رہا ہوگا ہم صداقت اور بلندیوں کی راہوں پر گامزن نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ایک لمبے عرصہ کے بعد قرآن کریم کی کھڑکیاں دوبارہ کھولی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیش بہا اور قیمتی لعل و جواہر قرآن کریم سے نکال کر ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔ اگر ہم اب بھی ان کی قدر نہ کریں تو ہم جیسی بد بخت قوم اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

پس ہمارے لئے ضروری ہے، کہ قرآن کریم کے علوم نہ صرف ہم خود سیکھیں بلکہ دوسروں کو بھی سکھائیں (دوسرے لوگوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو نو احمدی ہیں اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ہماری نئی نسل کے طور پر ہم میں شامل ہوئے ہیں) اگر ہم قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور اس بات پر یقین رکھیں کہ اس کے علوم کا خزانہ نہ ختم ہونے والا ہے تو جتنا زیادہ فکر اور تدبر ہم اس میں کریں گے اور شرائط کے ساتھ اور صحیح رنگ میں جتنی ہم دعا کریں گے، جتنی عاجزی اور انکسار کے ساتھ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے جھکیں گے اور اس سے مدد

چاہیں گے، اتنے ہی زیادہ علوم ہمیں قرآن کریم سے حاصل ہوں گے اور ہوتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ اب ہم اس نعمت عظمیٰ کو ضائع نہ ہونے دیں تا وہ اندھیری راتیں جو پچھلے زمانہ میں (......) پر گزری ہیں وہ آئندہ تا قیامت (......) پر نہ آئیں۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (......) نے ہمیں بار بار اس طرف متوجہ کیا تھا اور بڑے دکھ کے ساتھ آپ نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ ہم قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہے۔ میں بھی آپ لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ''قرآن سیکھو اور اس کے علوم حاصل کرو پھر اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھاؤ تا یہ نعمت ہماری ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتی چلی جائے اور وہ بلندیاں جو ہماری ایک نسل حاصل کرے۔ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں ان سے بھی بلند تر ہوتی چلی جائیں اور قرآن کریم کے علوم انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل ہوتے چلے جائیں۔ قرآن کریم سے اتنا پیار کرو کہ اتنا پیار تمہیں دنیا کی کسی اور چیز سے نہ ہو۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہو رہی۔ پہلے بھی وہ سستی کی مرتکب ہوتی رہی ہے اور اب بھی وہ ایک حد تک غفلت کا شکار ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمیں اس بارہ میں کوئی عملی قدم اٹھانا چاہئے میں نے سوچا ہے کہ ہم ایک منصوبہ کے ماتحت جماعت کے بچوں اور اس کے نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ اور اس کے معانی ان کو سکھادیں۔

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے سلسلہ میں بڑی اور شہری جماعتوں میں غفلت پائی جاتی ہے اور دیہاتی جماعتوں میں بھی شاید اکثر ایسی ہوں جو اس طرف سے بے توجہی برت رہی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں جماعت احمدیہ لاہور کے ایک دوست مجھے ملے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارے حلقہ کی جماعت میں بہت سے ایسے احمدی بچے ہیں جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ ہمیں اس کیفیت کو جلد تر بدل دینا چاہئے ایسا کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔......

......اس سلسلہ میں جو ابتدائی منصوبہ میں جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کے تمام بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس خدام الاحمدیہ کرے۔ اور کراچی کی جماعت کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام میں مجلس انصاراللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی جماعتوں میں یہ کام مجلس خدام الاحمدیہ کرے، ضلع جھنگ میں جو جماعتیں ہیں ان کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصاراللہ کے سپرد کیا جاتا ہے ان کے علاوہ جو جماعتیں ہیں ان میں اس اہم کام کی طرف نظارت اصلاح وارشاد کو خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی

بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کو اس طرف بڑی توجہ دینی پڑے گی اور اس کے لئے بڑی کوشش درکار ہوگی ہم بڑی جدوجہد کے بعد ہی اس کام میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس منصوبہ کو کامیاب بنانا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم نے الٰہی سلسلہ کے طور پر ان نعمتوں کو اپنے اندر قائم رکھنا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے محض رحمانیت کے ماتحت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل عطا کی ہیں تو ہمیں اپنے اس منصوبہ کو کامیاب بنانے میں اپنے آپ کو پورے طور پر لگا دینا ہوگا۔

اس منصوبہ کی تفاصیل متعلقہ محکمے تیار کریں اور ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچائیں۔ یعنی جو حلقے مجلس خدام الاحمدیہ کو دیئے گئے ہیں اور جو جماعتیں مجلس انصاراللہ کے سپرد کی گئی ہیں اور باقی جماعتیں جو اصلاح و ارشاد کے صیغہ کے سپرد کی گئی ہیں ان میں انہوں نے کس کس رنگ میں کام کرنا ہے اس کے متعلق وہ اپنا اپنا منصوبہ تیار کریں اور اس منصوبہ کی تفاصیل ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچائیں ان سب محکموں کو یہ بات مدنظر رکھنا چاہئے کہ وہ پہلے ہی سال اس کام میں سو فیصدی نہیں تو ۹۰ فیصدی کامیابی ضرور حاصل کر لیں۔ کیونکہ جو ذہین بچے ہیں وہ تو چھ ماہ کے اندر بلکہ بعض بچے اس سے بھی کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیں گے قاعدہ یسرنا القرآن اگر صحیح طور پر پڑھا دیا جائے تو بچہ کیلئے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا مشکل نہیں ہوتا۔

مجھے یہ سن کر بہت تعجب ہوا ہے کہ ہمارے کالج کے بہت سے طلباء بھی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے اور اگر یہ بات درست ہے کہ ان میں سے ایک تعداد قرآن کریم ناظرہ پڑھنا بھی نہیں جانتی یا ان میں سے بہت سے لڑکے قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے تو انہیں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر انہیں قرآن کریم سے وابستگی نہیں اگر انہیں قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں اور انہیں قرآنی علوم حاصل نہیں تو انہوں نے دنیوی علوم حاصل کر کے کیا لینا ہے۔ دنیا کے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں دہریہ لوگ دنیا کے ان علوم کو حاصل کر رہے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ یہ علوم دنیا کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔ اُخروی زندگی کو تو چھوڑ وہ دنیا کو بھی تباہی کی طرف لےجا رہے ہیں وہ دیکھیں کہ آخر دنیا کو ان دنیوی علوم سے کون سی خیر و برکت حاصل ہو رہی ہے۔ آج دنیا کے ہر طبقہ کو اس بات کا احساس ہو چکا ہے کہ جس طرح ہم نے دنیوی علوم سیکھے ہیں اور جس طور پر ہم نے انہیں استعمال کیا ہے وہ انسانیت کو بھلائی کی طرف نہیں بلکہ تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ غرض ہمارے کالج کا طالب علم ہو اور پھر وہ قرآن کریم سے ناواقف ہو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔

بہر حال ہم نے یہ کام کرنا ہے اور واضح بات ہے کہ اتنے بڑے کام کے لئے چند مربی یا معلم یا مجالس خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے بعض عہدیدار کافی نہیں۔ یہ تھوڑے سے لوگ اس عظیم کام کو پوری طرح نہیں کر سکتے۔

اس کیلئے ہمیں اساتذہ درکار ہیں، ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضا کار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کیلئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جاسکے۔

میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے۔ جب آپ کو یہ نظر آرہا ہو گا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیۃً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہوگی۔ آپ ان جذبات کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنی نسلوں پر رحم کرو۔ اپنے خاندانوں پر رحم کرو اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔

ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔ لیکن اگر مثال کے طور پر آپ کے گھر میں دس افراد ہیں اور ان میں سے صرف ایک فرد قرآن کریم پڑھنا جانتا ہے باقی نو افراد قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتے تو گویا آپ نے اس نعمت کا 1/10 حصہ حاصل کیا لیکن دنیوی لحاظ سے آپ ساری کی ساری چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً جو تنخواہ آپ کی مقرر کی گئی ہے آپ کبھی پسند نہیں کرتے کہ آپ کو اس کا 1/10 حصہ ملے اسی طرح دوسری چیزیں ہیں غرض آپ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں آپ سَو فیصدی کامیاب ہونے کی خواہش رکھتے ہیں سوائے مجنون کے آپ کو کوئی انسان ایسا نہیں ملے گا جو کام تو کر رہا ہو لیکن اس کے دل میں محض یہ خواہش ہو کہ میں اس میں سو فیصدی کامیابی حاصل نہ کروں بلکہ دس فیصدی کامیابی حاصل کروں اور ۹۰ فیصدی مجھے ناکامی ہو اور جب دنیا میں کسی عقلمند انسان کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی کہ وہ اپنے کام میں محض دس فیصدی کامیاب ہو ۹۰ فیصدی ناکام ہو تو آپ روحانی لحاظ سے یہ بات کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ آپ کے گھر میں قرآن کریم کی برکات میں سے صرف دس فیصد نازل ہو اور نوّے فیصدی برکات سے آپ ہمیشہ کے لئے محروم رہیں۔ پس آپ اپنی جانوں، اپنی نسلوں اور اپنے گھروں پر رحم کرتے ہوئے جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہوں اور اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر اس اہم کام کے لئے پیش کریں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت چاہے وہ

شہری ہو یا دیہاتی ایک سال کے اندر اندر اس کام کا بیشتر حصہ تکمیل تک پہنچا دے اور دو یا تین سال تک ہمیں یہ نظارہ نظر آئے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو اور کثرت سے ایسے احمدی ہوں جو قرآن کریم کا ترجمہ بھی جانتے ہوں جب تک ہم اس کام میں کامیاب نہیں ہو جاتے اس وقت تک نہ ہمیں کوئی دنیوی ترقی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ روحانی لحاظ سے ہم سرخرو ہو سکتے ہیں کیونکہ فیوضِ آسمانی کا سرچشمہ ہم نے اپنے لئے بند کر لیا ہے۔ پھر ہم آبِ بقا کہاں سے حاصل کریں گے۔ جو صرف قرآن کریم سے حاصل ہو سکتا ہے پس قرآن کریم کی قدر کریں اور اس کی عظمت کو اپنے دلوں اور اپنے ماحول میں قائم کریں۔ اس کی بلندیوں تک پہنچنے کا اپنے آپ کو اہل بنائیں اگر آپ ایسا کر لیں گے تو آپ قرونِ اولیٰ کے...... کی طرح ستاروں سے بھی بلند تر ہوتے چلے جائیں گے آپ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے دروازے آپ کے لئے کھولے جائیں گے اس کی رضا کی جنت آپ کو حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم سے پیار کرنے کے نتیجہ میں آپ سے پیار کرنے لگ جائے گا۔ رسول کریم ﷺ سے جب ہم محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ہم آپ کے پیار کو دوسری تمام چیزوں کے پیار پر ترجیح دیتے ہیں ہم آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے ہر حصہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہمارا آپؐ سے محبت کا دعویٰ محض کھوکھلا دعویٰ ہو گا ہم منہ سے تو آپؐ کی محبت کا دعویٰ کریں گے لیکن عملی طور پر آپؐ کی کسی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نہ دنیا ہمارے اس دعویٰ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو گی اور نہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہمارا دعویٰ مقبول ہو گا کیونکہ آپ سے محبت کے دعویٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم آپؐ کے ہر اشارہ پر اپنی جان دینے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ جہاں بھی آپ کی کوئی خواہش نظر آئے ہم اسے پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہمیں اس بات کی ضرورت نہ ہو کہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آ جائے یا اس کا فلسفہ ہمارے سامنے رکھا جائے۔ اس کے منافع ہمیں بتائے جائیں یا اس کے مضرات سے بچنے کی وجوہات کی طرف ہمیں متوجہ کیا جائے۔......

ہمارے لئے صرف اسی قدر کافی ہو کہ یہ آپؐ کی خواہش ہے اور ہم اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں چاہے اس رستہ میں ہمیں جان بھی قربان کرنی پڑے کیونکہ محبت کا تقاضا ہی یہی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تو کرتا ہے لیکن وہ آپؐ کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تو آپ اُسے پاگل کہیں گے۔ دنیا اس کی محبت کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کرے گی۔ کیونکہ آپؐ سے محبت کے دعویٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم آپؐ کی ہر خواہش پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس جب ہم محمد رسول

اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں آپ کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہوگا۔ آپ نے ہم سے کس بات کی خواہش کی ہے؟ آپ نے ہم سے یہ خواہش کی ہے کہ ہم قرآن کریم پر اسی طرح عمل کریں جس طرح آپ نے عمل کر کے دکھایا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب سوال کیا گیا کہ آپ کے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے فرمایا:۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۹۱)

آپ کے اخلاق کو دیکھنا ہو تو قرآن کریم کو پڑھ لو۔ آپ کی ساری زندگی قرآن کریم کی ہی عملی تصویر ہے جو کچھ قرآن کریم نے کہا وہ آپ نے کر دکھایا گویا آپ نے اپنے الفاظ میں بھی ہدایت دے دی اور اپنے عمل سے بھی ہدایت دے دی۔ غرض آپ کی ساری زندگی کے سانچہ میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنا آپ کی محبت کا تقاضا ہے جس کا ہم آپ کی ذات مبارک کے متعلق دعویٰ کرتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنے اس دعویٰ محبت میں سچے ہیں اور آپ اپنے نفسوں کو اور خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے رہے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں اور دوسرے ان لوگوں کو بھی جن کی ذمہ داری آپ پر ہے قرآن کریم پڑھائیں اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز ان کے کان میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں نہ روک سکے۔ اگر ہم اپنے اس فرض کو پوری طرح اور خوش اسلوبی سے انجام دینے میں کامیاب ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ کے افضال اور اس کی رحمتیں جہاں ہم پر نازل ہوں گی وہاں وہ ہماری آئندہ نسل پر بھی نازل ہوں گی اور اگر ہمارے بعد آنے والی نسل بھی اپنی ذمہ داریوں کو اسی طرح سمجھے جس طرح ہمیں سمجھنا چاہئے اور وہ انہیں اسی طرح نبھائے جس طرح ہمیں نبھانا چاہئے تو پھر اللہ تعالیٰ کے افضال، اس کی رحمتیں اور اس کی نعمتیں نسلاً بعد نسلٍ احمدیت میں جاری اور ساری رہیں گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت قائم ہو جائے اور پھر ایسے رنگ میں قائم ہو جائے کہ ہم خود بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کرنے والے ہوں کہ وہ بھی قرآن کریم کی عاشق اور فدائی ہوں۔ اس پر اپنی جانیں نچھاور کرنے والی ہوں اور اس کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہوں۔ آمین۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر فروری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ر فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۲ تا ۴)

اشاریہ ماہنامہ ''انصاراللہ'' ۲۰۰۴ء

جلد نمبر ۴۵ شمارہ نمبر ۱ تا نمبر ۱۲ جنوری تا دسمبر

مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

عمومی موضوعات

تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بارہ (۱۲) تاریخ ساز عالمی بیعتوں کے اعداد و شمار اکتوبر
جلسہ سیالکوٹ ۱۹۰۴ء روئیداد خصوصی نومبر
از قلم حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب
جلسہ سالانہ لندن اور جرمنی کے مشاہدات دسمبر
(مولانا محمد صدیق گورداسپوری)
جہاد سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے جون
(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے)
جہاد کا حسین تصور (محمد احمد فہیم) اکتوبر
حاصل مطالعہ (مرزا خلیل احمد قمر) مئی
حاصل مطالعہ (ملک محمد سلیم لاہور) جون
حاصل مطالعہ (منور احمد گلاسکو) جولائی
خلافت خلافت کی اہمیت و استحکام - آئمہ جماعت کے ارشادات (حبیب الرحمٰن زیروی) مئی
جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کا نظام مئی
(لقمان احمد شاد)
رپورٹس تیسری سالانہ علمی ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان (مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب) جنوری
مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر انتظام سپورٹس ریلی ۲۰۰۴ء
(عبدالجلیل صادق) جنوری
جرمنی کے ہمسایہ ملک میں
دعوت الی اللہ کی ایک رپورٹ فروری
مجلس انصاراللہ راولپنڈی کا ایک تفریحی پروگرام
(مرزا بشارت احمد) مارچ
ماڈل کالونی کراچی کا اجلاس وعید ملن پارٹی
(طاہر محمود) مارچ
مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کا تربیتی اور ورزشی پروگرام
(لیاقت علی) مارچ
مجلس مغلپورہ لاہور کے مختلف
پروگراموں کا انعقاد (محمد ظفر سرور) مارچ
مجلس انصاراللہ مقامی کی ایک تقریب
حضرت خلیفۃ المسیح کی یاد میں مئی
(خطاب مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب)
چھٹی سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان ۲۰۰۴ء
(از منتظم اشاعت) اپریل
نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم ۲۰۰۴ء اپریل
(از نائب قائد تعلیم)
المہدی ہسپتال مٹھی کی افتتاحی تقریب جولائی
(نعیم احمد خاں)
محفل مشاعرہ (ضیاء اللہ مبشر) اگست
سالانہ مقابلہ 2004ء کے مقالہ نگار اگست
(قیادت تعلیم)
سالانہ مقابلہ 2004ء کے مقالہ نگار دسمبر
(قیادت تعلیم)
رمضان ماہ رمضان: جہاد اکبر کا ذریعہ اکتوبر
(نصراللہ خاں ناصر)
سود سود کے بدنتائج دسمبر
(از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)
صحائف صحائف قمران کی مرکزی شخصیت دسمبر
(خالد سیف اللہ خاں)
طب و صحت انسانی حیات میں حیاتین کا کردار اگست

امام الکلام۔ کلام الامام

ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سُننے والو سُنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سُنتا اور بولتا بھی ہے۔ اُس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال کا اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اُسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ ۹۔۱۰ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹۔۳۱۰)

(راجہ برہان احمد طالع)

صباح الدین، خلیفہ - ذکر خیر جون

(سعید احمد مجید کینیڈا)

عبدالرحمٰن سیفی (ذکر وفات) جنوری

عبدالرشید غنی، پروفیسر (ذکر وفات) اپریل

عبدالرشید غنی، پروفیسر (ذکر وفات) جون

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ آپ کے حالات وواقعات ۱۹۰۴ء جنوری

(ریاض محمود باجوہ)

آپ کے الہامات ۱۹۰۴ء جنوری

(جاوید احمد جاوید)

بنی نوع انسان سے آپؑ کی ہمدردی مارچ

(ریاض محمود باجوہ)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور کسر صلیب جون، جولائی، اگست،

(میاں عبدالقیوم)

آپؑ کے تبرکات جولائی

بنی نوع انسان سے آپؑ کی ہمدردی اگست

(نصراللہ خان ناصر)

آپؑ کا سفر لاہور ۱۹۰۴ء ستمبر

(ریاض محمود باجوہ)

حضرت اقدسؑ اور سرزمین سیالکوٹ نومبر

ماموریت کے بعد پہلا سفر سیالکوٹ ۱۸۹۲ء نومبر

(نصراللہ خان ناصر)

سفر سیالکوٹ ۱۹۰۴ء کی روئیداد نومبر

(حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب)

سفر سیالکوٹ - تاثرات رفقاء نومبر

(غلام مصباح بلوچ)

غلام حسین، چوہدری کارکن دفتر انصاراللہ اکتوبر

(ذکر وفات)

فتح الدین، حضرت مولوی دھرم کوٹ بگہ ستمبر

(غلام مصباح بلوچ)

لیکھرام پنڈت، پیشگوئی کا ظہور اور مخالفین کا ردعمل

(شاہد منصور) مارچ

پیشگوئی کا پس منظر (شاہد منصور) اپریل

حضرت محمدؐ - امن وسلامتی کا پیامبرؐ جنوری، فروری،

(نصراللہ خان ناصر) اپریل، مئی، جون

مبارک احمد حضرت صاحبزادہ مرزا - قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ و مجلس انصاراللہ پاکستان اگست

حضرت صاحبزادہ صاحب کا ذکر خیر

(محمد ابراہیم چوہدری) دسمبر

مبارک احمد باجوہ آف چونڈہ جنوری

(ذکر وفات)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت مسیح موعودؑ سے آپ کا عشق جولائی

محبوب عالم خالد، شیخ (ذکر وفات) جنوری

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان و مجلس انصاراللہ پاکستان، فروری - مارچ

محمد اسحاق، مولانا صوفی (ذکر وفات) اکتوبر

محمد اسماعیل، حضرت مولوی، ''چٹھی مسیح'' مئی

(مرزا نصیر احمد)

محمد سعید انصاری، مولانا (ذکر وفات) جنوری

محمد عبدالسلام، پروفیسر ڈاکٹر - ایک عظیم ماہر طبیعات جنوری

(راجا نصراللہ خان)

محمد عبداللہ، قریشی (ذکرِ وفات) دسمبر
قائد اعظم محمد علی جناح اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان
(مرزا خلیل احمد قمر) اگست
حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب
(دورہ افریقہ اور کینیڈا) ستمبر
حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل (حضرت مسیح موعودؑ کے آپ کے بارہ میں کشوف والہامات)
(محمود مجیب اصغر) جون
حافظ حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل سے اہل علم کے روابط (مرزا خلیل احمد قمر) اکتوبر
مقامات رجوعہ میں احمدیت (صفدر علی وڑائچ) اپریل

سیالکوٹ۔ تاریخ کے آئینہ میں نومبر
(طارق محمود سیالکوٹ و خواجہ ظفر احمد)
سیالکوٹ۔ عیسائیت کا اثر و نفوذ نومبر
(مرزا خلیل احمد قمر)
سیرالیون کی کچھ یادیں اگست
(مولانا محمد صدیق گورداسپوری)

کتابیات (تعارف/تبصرے)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ، مسلم ہندوستان اور انگریز اگست
لیکچر سیالکوٹ میں علم و معرفت کے اہم نکات نومبر
(مبشر احمد خالد)
لیکچر لاہور (فضل احمد شاہد) اکتوبر
نشانِ کبیر۔ سوانح ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند اکتوبر

اخبار مجالس

دوروزہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ گلشن جامی اور ماڈل کالونی: مجلس انصاراللہ گلشن جامی اور ماڈل کالونی کراچی کا دو روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶ جون ۲۰۰۵ء اور ۳ جولائی ۲۰۰۵ء کو افتتاحی اجلاس میں مرکزی نمائندہ مکرم راجہ منیر احمد خاں صاحب نائب صدر صف دوئم نے شرکت کی۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد زعماء اعلیٰ نے اپنی اپنی مجالس کی گذشتہ چھ ماہ کی رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ مرکزی نمائندہ نے اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طرف نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک کی اہمیت کو بطور خاص بیان کیا اور جلد از جلد اس میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں درس حدیث اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک تقریر ہوئی۔ بعد تلاوت، نظم اور معاربہ کے مقابلہ جات ہوئے جن میں ۲۳ انصار شریک ہوئے۔ افتتاحی اجلاس مکرم نعیم احمد خان صاحب نے ناظم علاقہ انصاراللہ کی زیر صدارت ہوا جس میں صاحب صدر نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس اجتماع میں مجموعی طور پر 191 افراد نے شرکت کی۔
(ملک عبدالسمیع منتظم عمومی مجلس گلشن جامی کراچی)

ورزشی مقابلہ جات مجلس دارالنور فیصل آباد: مورخہ ۱۷ جولائی ۲۰۰۵ء کو مجلس دارالنور فیصل آباد کے انصار نے گٹ والا پارک میں ایک پکنک منائی جس کے دوران ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ پھر مکرم مشتاق احمد صاحب ہاشمی زعیم اعلیٰ کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب نے نظام وصیت کے متعلق تقاریر کیں۔ اس پروگرام میں مجموعی طور پر ۶۵ افراد نے شرکت کی۔ (قدرت اللہ منتظم عمومی مجلس دارالنور فیصل آباد)



حکایت رومی

دو غلاموں کی کہانی

ایک بادشاہ کے پاس دو غلام آئے۔ جو حسن میں لاجواب اور ہر فن میں طاق تھے۔ خوشی نویسی میں آقائے عماد۔ نظم میں نظامی، مصوری میں مانی و بہزاد، تدبیر میں نظام الملک، دانش واخلاق میں ارسطو، حکمت اشتراق میں افلاطون، لغت میں جوہری نحو میں ابن حاجب اور ابن اثیر ہندسہ میں اقلیدس، حافظہ میں ابن سینا۔ طب حدیث فقہ، قرآن اور نسب، علم کلام میں سپہ گری، الغرض ہر علم وفن میں ید طولیٰ حاصل تھا ایک سے ایک بڑھ کر تھا۔

ان دو میں سے ایک کو گندہ ذہنی کا عارضہ تھا۔ اور دوسرے میں کوئی ظاہری عیب نہ تھا۔ بادشاہ دونوں پر یکساں مہربان رہا۔ ایک دن اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ ان کے باطنی کمالات کو آزمانا چاہیے۔ وہ گندہ ذہن غلام کو خلوت میں لے گیا۔ اور اس سے کہا تیرا دوست تیری پیٹھ پیچھے بدگوئیاں کرتا ہے۔ تیری نسبت وہ چور گندہ ذہن جھوٹا۔ حقیر اور خدا جانے کتنے ناسزاوار کلمات بکتا ہے بادشاہ کی باتوں کو وہ بڑی توجہ سے سن کر بولا۔ میرا دوست تو بڑا باحیا ہے خوش خلق اور نیک آدمی ہے۔ مجھے اس جیسا کوئی نظر نہیں آتا۔ وہ دوست میں کوئی عیب دیکھتا ہے تو صاف منہ پر کہہ دیتا ہے میں نے بار بار آزمایا اور معلوم کیا ہے کہ وہ جھوٹ کبھی نہیں بولتا۔ ممکن ہے کہ مجھ میں یہ عیب ہوں۔ ورنہ وہ ایسا کہنے والا نہیں۔ یہ سن کر بادشاہ نے منہ بنا کر اس سے کہا۔ دور ہو جا اور پس پردہ بیٹھ۔

اس کے بعد بادشاہ نے اس کے ساتھی غلام کو بلایا اور کہا کیا سبب ہے تیرا رفیق تجھ میں سدا عیب بیان کرتا ہے۔ وہ تجھے غدار، چور، کذاب، اور مکار وغیرہ کہتا ہے یہ سن کر اس غلام کو بڑا غصہ آیا اور اس کے منہ سے جھاگ اٹھ کر فرش پر گر پڑی۔ اسی غضب کی حالت میں وہ گالیاں بکنے لگا۔ اور اس کے حسب ونسب کے بیسیوں عیب چھان ڈالے۔ بادشاہ نے سن کر کہا۔ بس خاموش۔ مجھے تیری خو معلوم ہوگئی۔ مجھے فقط آزمانا تھا کہ تم دونوں میں سے پاک باطن کون ہے۔ پتہ لگ گیا کہ وہ پاک دل اور سعید ہے۔ اور تو پلید اور اور شیطان۔ اس کے بعد بادشاہ نے اس کا رتبہ بڑھایا اور اسے نظروں سے گرایا۔

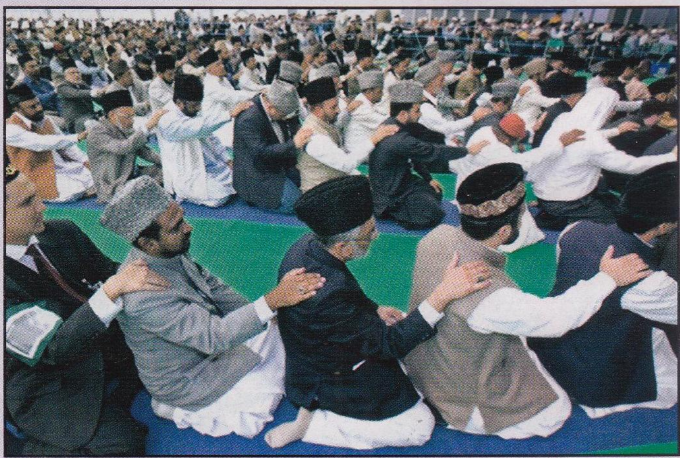
جو شخص اپنے عیبوں پر نظر نہیں کرتا اور دوسروں کے عیب ڈھونڈتا ہے وہ بیوقوف مغرور اور متکبر ہوتا ہے۔ بری صورت والا نیک سیرت انسان اچھی صورت والے بدسیرت آدمی سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔

کیا ہی خوب فرمایا حضرت رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

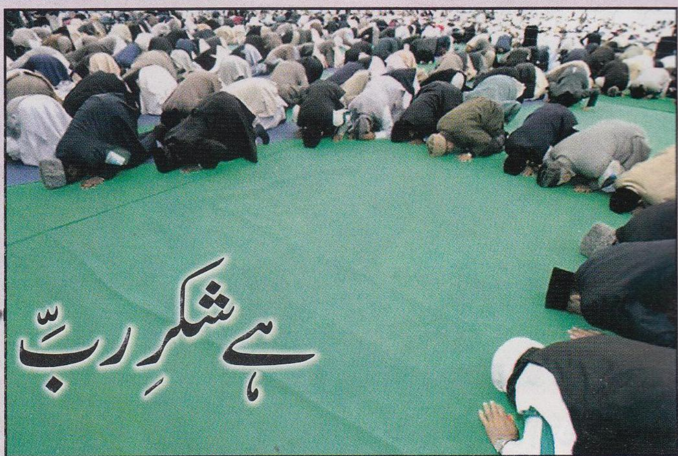
”خدا تمہاری صورت کو نہیں دیکھتا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے“ (حکایات رومی مرتبہ ابن علی صفحہ ۱۰۲)

قومیں اس چشمہ سے پانی پئیں گی





عالمی بیعت کا روح پرور نظارہ

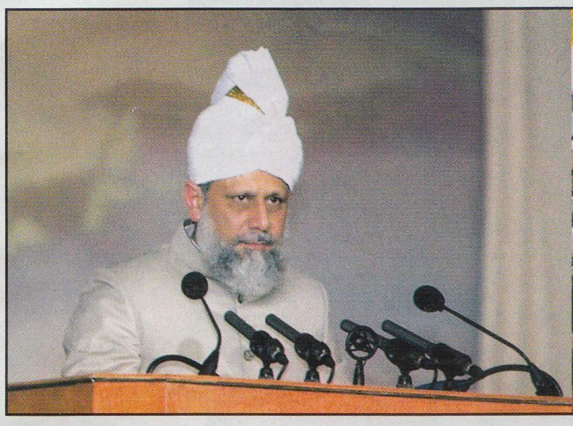


ہے شکرِ ربِّ عَزَّ وَجَلْ............

MONTHLY
ANSARULLAH
September 2005
Regd. 34/MDFD

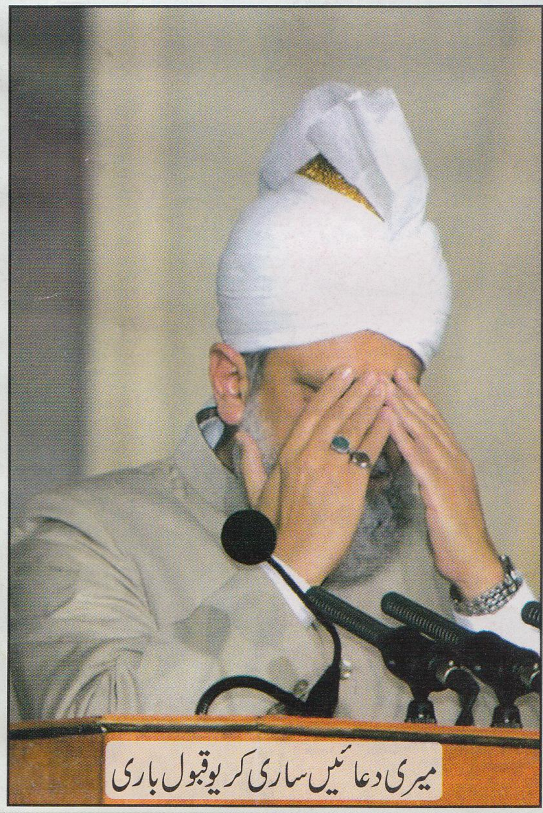
Editor:
Sayed Mubashir Ahmad Ayaz
Ph: 04524-212982Fax: +214631(C.Nagar 35460) E mail:ansarulah60@yahoo.com

اختتامی خطاب اور دعا والوداع کے مناظر

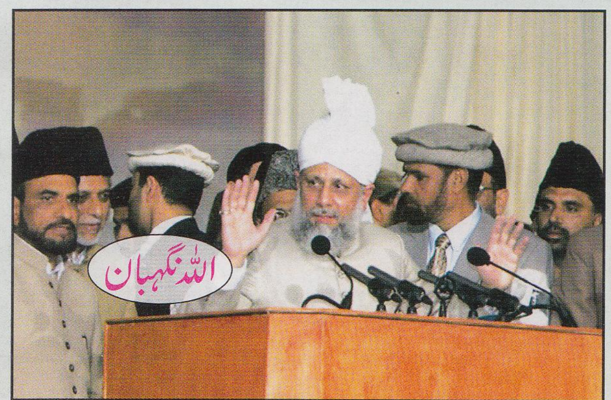








میری دعائیں ساری کریو قبول باری



اللہ نگہبان

امام الکلام - کلام الامام

وَلَنَا رِیَاسَةُ خُلَّةٍ لَاتَذْهَبُ

حِبٌّ لَنَا فَبِحُبِّهِ نَتَحَبَّبُ وَعَنِ الْمَنَازِلِ وَالْمَرَاتِبِ نَرْغَبُ

ہمارا ایک دوست ہے، ہم اُس کی محبت سے پُر ہیں اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے-

اِنِّیْ اَرَی الدُّنْیَا وَبَلْدَةَ اَهْلِهَا جَدَبَتْ وَاَرْضُ وِدَادِنَا لَاتَجْدَبُ

میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اُس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ ہوگئی ہے یعنی جلدی تباہ ہو جائے گی اور ہماری محبت کی زمین کبھی قحط زدہ نہیں ہوگی-

یَتَمَایَلُوْنَ عَلَی النَّعِیْمِ وَاِنَّنَا مِلْنَا اِلٰی وَجْهٍ یَسُرُّ وَیُطْرِبُ

لوگ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں مگر ہم اس منہ کی طرف جھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے

اِنَّا تَعَلَّقْنَا بِنُوْرِ حَبِیْبِنَا حَتّٰی اسْتَنَارَ لَنَا الَّذِیْ لَایُخْشَبُ

ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور شفاف نہیں ہوسکتا وہ بھی ہمارے لئے منور ہو گیا

قَسَّمْتُ اَنِّیْ لَنْ اُفَارِقَهُ وَلَوْ مَزَقَتْ اُسُوْدٌ جُثَّتِیْ اَوْ اَذْءُبٌ

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس سے علیحدہ نہیں ہوں گا اگرچہ شیر یا بھیڑیا مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں

ذَهَبَتْ رِیَاسَاتُ الْاُنَاسِ بِمَوْتِهِمْ وَلَنَا رِیَاسَةُ خُلَّةٍ لَاتَذْهَبُ

لوگوں کی ریاستیں اُن کے مرنے کے ساتھ جاتی رہیں اور ہمارے لئے دوستی کی راہ ریاست ہے جو قابلِ زوال نہیں

(بحوالہ القصائد الاحمدیہ صفحہ نمبر ۳۵۲-۳۵۳)

کلام الامام امام الکلام

......برمَن درِ رحمت کُشا

اے خالقِ اَرض وسَما، برمن درِ رحمت کُشا
دانی تو آں دردِ مرا، کز دیگراں پنہاں کُنم

اے خالقِ ارض وسما! مجھ پر درِ رحمت کھول، تُو میرے اس درد کو جانتا ہے جسے مَیں اوروں سے چھپاتا ہوں

از بس لطیفی دِلبرا، در ہررگ و تارم درآ
تاچوں بخود یابم تُرا، دل خوشتر از بُستاں کُنم

اے محبوب! تو بے حد لطیف ہے تو ایسا کر کہ میرے ہر رگ و ریشہ میں داخل ہو جا تاکہ جب تجھے اپنے اندر پاؤں تو اپنے دل و چمن سے بھی زیادہ خوشتر کروں

ور سرکشی اَے پاک خُو، جاں بر کُنم در ہجرِ تو
زانساں ہمے رگریم کزُو، یک عالمے رگریاں کُنم

اور اے نیک صفات اگر تو انکار کرے تو تیرے فراق میں مَیں اپنی جان دے دوں گا اور اتنا روؤں گا کہ ایک عالم کو رُلا دوں گا

خواہی بقہرم کُن جُدا، خواہی بلُطفم رُونُما
خواہی بکُش یا کُن رَہا، کَے ترک آں داماں کُنم

خواہ تو مجھے ناراض ہو کر جدا کر دے خواہ لطف فرما کر اپنا چہرہ دکھا دے خواہ مار یا چھوڑ میں تیرے دامن کو نہیں چھوڑوں گا

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۳)

امام الکلام-کلام الامام

تجھ پر میرا توکل در پر تیرے یہ سر ہے

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اس کی جُود و منّت
اُس سے ہے دل کو بیعت دل میں ہے اس کی عظمت
بہتر ہے اُس کی طاعت طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

تیرا یہ سب کرم ہے تُو رحمتِ اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری، کب طاقتِ قلم ہے
تیرا ہوں مَیں ہمیشہ جبتک کہ دَم میں دَم ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے
تجھ سے میں ہوں منور میرا تو تُو قمر ہے
تجھ پر مرا توکل در پر ترے یہ سر ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

دیکھا ہے تیرا مُنہ جب چمکا ہے ہم پہ کوکب
مقصود مل گیا سب ہے جام اب لبالب
تیرے کرم سے یارب میرا بَر آیا مطلب
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(درثمین)

فضلوں کی بارش

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز 30 جولائی 2005ء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقیات کا جو تذکرہ فرمایا اُس میں سے چند نکات روزنامہ الفضل ربوہ کے شکریہ کے ساتھ پیش ہیں۔

- امسال اب تک 181 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔
- دُنیا بھر میں نئی قائم ہونے والی جماعتوں کی تعداد پاکستان کے علاوہ 488 ہے۔
- امسال مجموعی طور پر 985 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔
- امسال 184 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور 135 بنی بنائی بیوت جماعت کو عطاء ہوئیں۔
- امسال دعوت الی اللہ کے مراکز میں 189 کا اضافہ ہوا۔
- امسال دو نئے تراجم قرآن کریم کا اضافہ ہوا یوں اب کل تراجم کی تعداد 60 ہوگئی ہے۔
- 18 زبانوں میں 58 کتب اور فولڈز تیار کئے گئے۔
- جماعت کے تعارف کے لئے منعقد کی جانے والی نمائشوں کی تعداد 257 ہے۔
- تحریک وقف نو کے تحت امسال 3 ہزار 689 نئے واقفین شامل ہوئے۔
- امسال اب تک 16 ہزار 148 اصحاب نظام وصیت میں شامل ہوئے۔
- امسال بیعتوں کی کل تعداد 2 لاکھ 9 ہزار 799 ہے۔

اداریہ

پارہ پارہ کُن منِ بدکار را

آج سے ایک صدی پیشتر کی جانے والی دعا.........

اے قدیر و خالقِ ارض و سما اے رحیم و مہربان و رہنما
اے قادر اور آسمان زمین کے پیدا کرنے والے ! اے رحیم - مہربان اور رستہ دکھانے والے

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
اے وہ جو کہ دلوں پر نظر رکھتا ہے اے وہ کہ تجھ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں

گر تو می بینی مرا پُر فسق و شر گر تو دیداستی کہ ہستم بد گہر
اگر تو مجھے نافرمانی اور شرارت سے بھرا ہوا دیکھتا ہے اور اگر تو نے دیکھ لیا ہے کہ میں بد ذات ہوں

پارہ پارہ کُن منِ بدکار را شاد کن ایں زُمرۂ اغیار را
تو مجھ بدکار کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال اور میرے ان دشمنوں کے گروہ کو خوش کر دے

بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برآر
ان کے دلوں پر اپنی رحمت کا بادل برسا اور اپنے فضل سے ان کی ہر مراد پوری کر

آتش افشاں، بر در و دیوارِ مَن دشمنم باش و تبہ کُن کارِ مَن
میرے درودیوار پر آگ برسا میرا دشمن ہو جا اور میرا کاروبار تباہ کر دے

در مرا از بندگانت یافتی قبلۂ من آستانت یافتی
لیکن اگر تو نے مجھے اپنا فرمانبردار پایا ہے اور اپنی بارگاہ کو میرا قبلہ مقصود پایا ہے

در دلِ من آں محبت دیدۂ کز جہاں آں راز را پوشیدۂ
اور میرے دل میں وہ محبت دیکھی ہے جس کا بھید تو نے دنیا سے پوشیدہ رکھا ہے

زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم زاں محبت ہا کہ در دل کاشتم
تو اس تعلق کے باعث جو میں تجھ سے رکھتا ہوں اور اس محبت کی وجہ سے جو میں نے اپنے دل میں بوئی ہے